تحریر:- مولانا عطاء اللہ طارق گگو منڈی

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حالت بیداری میں جسد عنصری کے ساتھ معراج رسول ﷺ کی سب سے قبل تصدیق کرنے والا صدیق کے لقب سے نوازہ گیا۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا انہ ھو السمیع البصیر۔ (سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ:- پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے تھوڑے سے حصہ میں مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے اردگرد ہم نے برکتیں کر رکھی ہیں تاکہ ہم اس کو اپنی نشانیاں دکھائیں' بے شک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

معراج نبی پاک ﷺ کے معجزات میں سے ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ قرآن مجید نے آپ کے اس واقعہ کو دو جگہ پر بیان کیا ہے۔ ایک سورہ بنی اسرائیل کے شروع میں اور دوسرا سورہ نجم میں۔ اس طرح کہہ لیجئے کہ آپ کے اس سفر کے دو حصے ہیں' ایک زمینی اور دوسرا آسمانی۔

زمینی سفر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سبحان الذی اسری بعبدہ کہہ کر بیان کیا ہے۔ اسریٰ کے معنی رات کو چلانے یا لے جانے کے ہیں۔ چونکہ نبی اکرم ﷺ کا یہ حیرت انگیز سفر رات کو ہوا تھا اس لئے اس سفر کو لفظ اسراء سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ سفر مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک ہے۔ دوسرا حصہ آسمانی سفر ہے۔ مسجد اقصیٰ سے لے کر ساتوں آسمانوں کے اوپر تک۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اس کا ذکر سورۃ نجم میں کیا گیا ہے۔

> **نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت بیداری میں جسد عنصری کے ساتھ مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور پھر وہاں سے آسمانوں پر تشریف لے گئے اور آن کی آن میں بے شمار عجائبات دیکھ کر واپس تشریف لے آئے**

معراج

معراج عروج سے نکلا ہے۔ جس کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں۔ چونکہ حدیث میں لفظ "عرج بی" (مجھ کو اوپر چڑھایا گیا) مذکور ہے۔ اس لئے اس کا نام معراج پڑ گیا۔

واقعہ معراج حدیث کی کتابوں میں کثیر التعداد صحابہؓ سے مروی ہے۔ علامہ زرقانی نے حدیث و سیر اور تفسیر کی جن جن کتابوں میں یہ روایتیں موجود ہیں ان کی تصریح کی ہے اور پنتالیس صحابہؓ کے نام گنوائے ہیں۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس واقعہ کو سات اکابرین صحابہؓ سے روایت کیا ہے۔ کئی صحابہؓ نے تو اس واقعہ کی چند متفرق جزئیات ہی بیان کی ہیں۔ بہر حال حاصل کلام یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت بیداری میں جسد عنصری کے ساتھ مسجد حرام سے بیت المقدس تک اور پھر وہاں سے آسمانوں پر تشریف لے گئے اور آن کی آن میں بے شمار عجائبات دیکھ کر واپس تشریف لے آئے۔

بعض لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کا انکار کرتے ہیں۔ کہ جناب یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نبی ﷺ جسم سمیت اوپر چلے گئے اور آن کی آن میں واپس آ گئے۔ حالانکہ راستے میں کئی قسم کے کُرّے آتے ہیں جن سے آدمی کا بچ نکلنا محال ہے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ جس اللہ نے طور کی چوٹی پر موسیٰ علیہ السلام کو شرف ہم کلامی بخشا۔ اسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی بلندیوں پر شرف کلام سے نوازا۔ جس خدا نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ایک دریائے عظیم کو پھاڑ کر اس میں خشک راستے بنا

دیئے۔ اسی خدا نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے زمین سے آسمان تک کے تمام موانع ہٹا کر ایک ایسا راستہ بنا دیا کہ جہاں سے آپ اوپر گئے بھی اور آئے بھی۔ جس قادر مطلق نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے جلتے ہوئے کوئلوں کو گلستان بنا دیا۔ اسی خدا نے ہمارے نبی ﷺ کے لئے تمام ناری کرّوں کو سرد کر دیا۔ غرضیکہ جس خدا نے اپنے نبی کو آسمانوں پر بلایا اس نے راستے کی تمام رکاوٹوں کو دور فرما دیا اور فرمایا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ ۔ کہ پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گئی۔ لے گئی نے جملہ معراج جسمانی کے انکار کرنے والوں کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ جیسے کہ ایک دس سالہ بچہ بھرے مجمع میں یوں کہے کہ میں یورپ امریکہ کی سیر کر کے آیا ہوں تو کوئی بھی اس کی اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا اور اگر اس کا باپ یہ کہہ دے کہ میں اپنے بچے کو یورپ امریکہ لے گیا تو پھر کوئی بھی انکار نہیں کرے گا۔ سبحان الذی اسریٰ میں کتنی فصاحت ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ میرا بندہ خود گیا بلکہ یوں فرمایا کہ ہم خود لے گئے اور ہم نے سیر کرائی۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں بیت اللہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو فرشتے جبرائیل علیہ السلام کی معیت میں آئے انہوں نے آکر

سفر معراج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حصے ہیں ایک زمینی اور دوسرا آسمانی ان دونوں سفروں کو اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل اور سورۃ نجم میں بیان فرما دیا ہے۔

مجھے جگایا اور زمزم کے کنوئیں کے پاس لے گئے۔ وہاں مجھے لٹا کر میرا سینہ چاک کیا اور پیٹ کی تمام چیزیں نکال کر ان کو زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا۔ پھر ایک سونے کے طشت میں رکھ کر جو کہ ایمان و حکمت سے پر تھا۔ میرے سینے میں سی دیا اور مجھے ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی۔ پھر مجھے براق پر سوار کرایا گیا جس کا رنگ سفید اور قد گدھے اور خچر کے درمیان تھا۔ میرے سوار ہونے کے وقت براق شوخی سے کودا تو جبرائیل علیہ السلام نے اس پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

والله مارکبک عبد لله قبل محمد اکرم علی الله منه .

ترجمہ:- کہ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر آج تک تجھ پر کوئی سوار نہیں ہوا۔

یہ کہنا تھا کہ براق شرمندگی سے پسینوں سے شرابور ہو گیا۔ پھر جبرائیل مجھے لے کر چل پڑے۔ وہ ایک قدم اتنی دور رکھتا تھا جتنی دور اس کی نگاہ جاتی تھی۔ راستے میں ایک بڑھیا دیکھی۔ پوچھا یہ بڑھیا کون ہے۔ جواب ملا آگے چلیے۔ پھر تھوڑی دور جانے کے بعد ایک شخص کو دیکھا کہ وہ آپ کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ آپ نے اس کی آواز کی طرف کوئی توجہ نہیں دی پوچھا یہ کون ہے۔ جبرائیل نے کہا پیچھے جو بڑھیا آپ نے دیکھی ہے وہ یہ دکھایا گیا ہے کہ دنیا کی عمر اب اتنی رہ گئی ہے جتنی کہ اس بڑھیا کی اور یہ آوازیں دینے والا ابلیس دشمن خدا ہے۔ پھر آپ کو عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت بیت اللحم، موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کی جگہ طور سینا اور آپ کی ہجرت گاہ مدینہ طیبہ دکھائی گئی۔ چلتے چلتے بیت المقدس پہنچ گئے۔ براق کو ایک جگہ باندھ دیا گیا اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ وہاں بہت سے لوگ جمع تھے موذن نے اذان کہی پھر تکبیر ہوئی اور سب نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ منتظر تھے کہ امامت کون کرائے کہ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر مصلیٰ پر کھڑا کر دیا کہ آپ جماعت کرائیں کیونکہ آپ کی موجودگی میں کوئی جماعت نہیں کرا سکتا۔ چنانچہ آپ نے جماعت کرائی جب فارغ ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں آپ نے نماز کن کو پڑھائی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں، کہا کہ آپ کے پیچھے آپ کے یہ سب مقتدی خدا کے پیغمبر ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ مبعوث فرما چکا ہے۔ پھر سب کے ساتھ آپ کا تعارف ہوا۔ بعد میں آپ کی موجودگی میں چند انبیاء نے مختصر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور آخر میں آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثناء کے بعد ان انعامات کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کئے تھے۔ فارغ ہونے کے بعد آپ کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا آپؐ نے دودھ کو پسند کر کے نوش فرمالیا۔ جبرائیل نے کہا اگر آپؐ شراب پی لیتے تو آپکی اکثر امت گمراہ ہو جاتی۔

پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ نے دودھ کو پسند کر کے نوش فرمالیا۔

جبرائیلؑ نے کہا آپ نے فطرت کو پسند کیا اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی اکثر امت گمراہ ہو جاتی پھر جبرائیل علیہ السلام آپ کو لے کر آسمان دنیا تک پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ آواز آئی کون ہے کہا جبرئیل' پوچھا آپ کے ساتھ کون ہے' کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم' کہا کیا آپ بلائے گئے ہیں کہا ہاں' فرشتے نے دروازہ کھول دیا اور خوش ہو کر مرحبا کہہ کر آپ کا استقبال کیا۔ وہاں آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے نیک نبی اور مبارک بیٹا کہہ کر خوش آمدید کہا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے آدم علیہ السلام کے دائیں بائیں آدمیوں کا ہجوم دیکھا۔ دائیں جانب دیکھ کر ہنس دیتے ہیں اور بائیں جانب دیکھ کر رو پڑتے ہیں۔ پوچھا یہ کیا بات ہے۔ جبرائیل نے کہا دائیں جانب والے لوگ ان کی جنتی اولاد ہے اور بائیں جانب والے جہنمی اولاد ہے۔ اولاد کی اچھائی دیکھ کر ہنس دیتے ہیں اور برائی دیکھ کر رو پڑتے ہیں۔ یہاں کئی مناظر دیکھنے کے بعد پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ سوال وجواب کے بعد دروازہ کھلا وہاں دو نوجوانوں سے ملاقات ہوئی۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ علیہم السلام ہیں۔ یہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔ پھر تیسرے آسمان پر پہنچے وہاں یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جنہیں حسن میں اور لوگوں پر وہی فضیلت تھی جو چاند کو باقی ستاروں پر۔ پھر چوتھے پر پہنچے وہاں ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر پانچویں پر ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر چھٹے آسمان پر پہنچے۔ وہاں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور سے ٹیک لگا کر بیٹھے دیکھا۔ ان کے آس پاس کچھ لوگ ہیں۔ بعض کے چہرے سفید ہیں اور بعض کے سیاہ ہیں۔ سیاہ چہروں والے لوگ اٹھے اور نہر میں غوطہ لگایا۔ جس سے ان کے چہرے بھی روشن ہو گئے۔ پھر آپ بیت المعمور میں گئے اور وہاں نماز ادا کی۔ اس بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جو ایک دفعہ نماز پڑھ گئے پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔ پھر آپ صدرۃ المنتہیٰ کی طرف روانہ ہوئے جس کا پھل بڑے بڑے مٹکوں جیسا تھا۔ وہاں سے ایک نہر جاری تھی جس کا نام سلسبیل ہے۔ پھر اس سے دو چشمے پھوٹتے ہیں ایک کوثر دوسرا رحمت۔ پھر آپ جنت کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آواز سنی۔ پوچھا یہ چلنے کی آواز کس کی ہے۔ جواب ملا آپ کے فرمانبردار حضرت بلالؓ کی ہے۔ وہاں جنت میں آپ نے ایک حور دیکھی پوچھا تو کس کی ہے۔ کہنے لگی میں زید بن حارثہ کی ہوں۔ پھر آپ نے ایک بڑا خوبصورت محل دیکھا۔ پوچھا یہ کس کا ہے۔ جواب ملا کہ یہ حضرت عمرؓ کا ہے۔ جنت میں بے شمار دلکش مناظر دیکھنے کے بعد پھر آپ کو جہنم دکھائی گئی۔ جہاں غضب خدا اور عذاب خدا تھا۔ اس میں اگر لوہا اور پتھر ڈالا جائے تو وہ اسے بھی کھا جائے۔ پھر وہ بند کر دی گئی۔ جنت اور دوزخ دیکھنے کے بعد آپ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا گیا۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ سے باتیں کیں اور فرمایا اے میرے محبوب مانگو مجھ سے کیا مانگتے ہو۔ تو آپ نے فرمایا! یا اللہ تو نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا' موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا۔ داؤد علیہ السلام کو عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی اور ان کے لئے لوہا نرم کر دیا' سلیمان علیہ السلام کو تو نے ایسی بادشاہت عطا فرمائی جو کسی کے لائق نہیں۔ جن انسان شیاطین اور ہوائیں اس کے تابع کر دیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کو تورات انجیل سکھائی اپنے حکم سے اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرنے والا اور مردوں کو زندہ کرنے والا بنایا۔ میرے متعلق بھی ارشاد ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اتخذتک خلیلا و هو مکتوب فی التورة حبیب الرحمان و ارسلنک الی الناس کافة بشیراً و نذیرا و شرحت لک صدرك و ضعت عنک وزرك ورفعت لک ذکرك فلا اذکر الا ذکرت معی وجعلت امتک خیر

جس خدا نے حضرت ابراہیمؑ کے لئے جلتے ہوئے کوئلوں کو گلستاں بنا
دیا اسی خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام ناری کروں کو
سرد کر دیا اور زمین و آسمان تک کے تمام موانع ہٹا کر ایک ایسا راستہ بنا
دیا جہاں سے آپ اوپر گئے بھی اور آئے بھی

امة اخرجت للناس وجعلت امتک امة وسطا وجعلت امتک هم الاولین وهم الاخرین و جعلت امتک لا تجوزلهم خطبة حتی یشهدوا انک عبدی و رسولی وجعلت من امتک اقواما قلوبهم انا جیلهم وجعلتک اول النبین خلقا واخرهم بعثا و اولهم یقضی له واعطیتک سبعا عن المثانی لم یعطها نبی قبلک اعطیتک خواتیم سورة البقرة من کنز تحت العرش لم اعطها نبیا قبلک و اعطیتک الکوثر واعطیتک ثمانیة اسهم ۔ الاسلام ۔ والهجرة والجهاد والصلوة والصدقة و صوم رمضان والامر بالمعروف و النهی عن المنکر وجعلتک فاتحا خاتما۔ (ابن کثیر)

ترجمہ:- میں نے تجھے اپنا خلیل بنایا ہے' تورات میں میں نے تجھے حبیب الرحمان کا لقب دیا ہے۔ تجھے تمام لوگوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ میں نے تیرا سینہ کھول دیا ہے تیرا بوجھ میں نے اتار دیا ہے۔ تیرا ذکر بلند کر دیا ہے۔ جہاں میرا ذکر ہو گا وہاں تیرا بھی ہو گا۔ تیری امت کو میں نے سب امتوں سے بہتر بنایا ہے۔ تیری امت میں میں نے ایسے لوگ بھی بنائے ہیں جن کے سینوں میں میری کتاب محفوظ ہو گی۔ تجھے میں نے پیدائش میں سب سے اول کیا اور بعثت میں سب سے آخر کیا اور فیصلہ میں بھی سب سے اول کیا۔ تیری امت کو بھی اولین و آخرین بنایا۔ ان کا خطبہ جائز نہیں جب تک وہ تیرے بندہ اور رسول ہونے کی شہادت نہ دے لیں تجھے میں نے سات آیات ایسی دی ہیں جو بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ (یعنی سورۃ فاتحہ) تجھ سے پہلے یہ کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ تجھے میں نے اپنے عرش کے خزانوں سے سورت بقرہ کے خاتمہ کی آیات دی ہیں۔ یہ بھی تجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ میں نے تجھے کوثر عطا فرمائی۔ میں نے تجھے اسلام کے آٹھ حصے عطا کئے 'اسلام' ہجرت' جہاد' نماز' صدقہ' رمضان کے روزے' نیکی کا حکم' برائی سے روکنا' میں نے تجھے شروع کرنے والا اور ختم کرنے والا بنایا۔ میں نے تجھے چھ باتوں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت عطا فرمائی تیرا رعب دشمن کے دل میں ایک مہینہ کی مسافت تک ڈال دیا گیا۔ تیرے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا۔ تیرے لئے ساری زمین وضو اور مسجد بنا دی گئی۔ تجھے عام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا۔ تجھے جامع کلمات عطا کئے گئے اور تجھے نبیوں کو ختم کرنے والا بنایا۔ تیری امت سے جو کوئی شرک سے بچے گا اس کے چھوٹے بڑے سب گناہوں کو ایک نہ ایک دن معاف کر دوں گا تیری امت کو محض نیکی کا ارادہ کرنے پر ہی نیکی کا ثواب دے دوں گا اور عمل کرنے پر دس نیکیوں کا ثواب دوں گا۔ برائی کا ارادہ معاف کر دوں گا اور عمل کرنے پر صرف ایک ہی لکھوں گا۔ تیری امت پر دن رات میں میں پچاس نمازیں فرض کرتا

جب کفار نے بیت المقدس کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظروں کے سامنے کر دیا وہ سوال کرتے جاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر جواب دیتے جاتے۔

یہ انعام و اکرام لے کر جب آپ واپس ہوئے تو راستے میں موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا ملا ہے۔ فرمایا دن رات میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ آپ کی امت سے نہیں پڑھی جائیں گی۔ آپ واپس جائیں اور اللہ تعالیٰ سے کمی کی درخواست کریں۔ چنانچہ آپ واپس گئے اور عرض کیا یا اللہ میری امت پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی' کچھ کم کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے دس معاف کر دیں۔ پھر واپس لوٹے اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا دس کم ہو گئی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اور کم کروائیں آپ کی امت اتنی بھی نہیں پڑھ سکے گی کیونکہ میں نے لوگوں کو آزمایا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کئی مرتبہ گئے اور کمی کی درخواست کرتے رہے آخر کار پانچ رہ گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پانچ سے بھی کم کروانے کا مشورہ دیا۔ تو آپ نے فرمایا میں تو اپنے رب سے سوال کرتے کرتے شرما گیا ہوں۔ اب میں ان پانچ پر ہی خوش ہوں۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی میں نے اپنے بندوں پر آسانی کر دی۔ یہ پڑھنے کے اعتبار سے تو پانچ ہوں گی مگر ثواب کے اعتبار سے پچاس ہوں گی۔ آپ فرماتے ہیں کہ پھر جبرائیل مجھے لے کر نیچے اترے میں نے ان سے پوچھا کہ جس آسمان پر میں پہنچا وہاں کے فرشتوں نے مجھے دیکھ کر خوشی ظاہر کی سوائے ایک فرشتے کے۔ اس نے میرے سلام کا جواب تو دیا اور مرحبا بھی کہا مگر

بقیہ صفحہ نمبر ۵۰